

صُورَتُ وَحَقِيقَتُ

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

مکتبہ ائمہ لام لکھنؤ

سلسلہ مطبوعات

۱۰

صورت اور حقیقت

— (از) —

حضرت مولانا ابوحنی علی ندوی مظلہ

ناشر

مکتبہ اسلام گون روڈ لکھنؤ

بھٹپوری

قیمت:



صورت اور حقیقت

صورت اور حقیقت میں بہت بڑا فرق ہے | ایک صورت ہوتی ہے اور ایک حقیقت، ان دونوں میں پہستا بڑی مشابہت کے باوجود بہت بڑا فرق بھی ہوتا ہے، آپ روز عزہ کی زندگی میں صورت اور حقیقت اور ان کے ذوق سے خوب واقف ہیں، میں اس کی دو مشائیں دیتا ہوں، آپ نے مٹی کے ھلکے پیچھے ہوں گے جو بالکل صلی پسل معلوم ہوتے ہیں تینکن صورت و حقیقت میں زمین اشمان کافر تھے صلی آم کوئی اور چیز ہے اور مٹی کا لقانی آم کوئی اور چیز، مٹی کے آم میں نہ اصلی آم کا ذائقہ ہے نہ خوشبو نہ رس نہ ترمی نہ اس کی خاصیتیں، صرف آم کی لفظی ہے اور اس کا زنگ دروغ، اس لیے اس کو آم کہیں گے مگر مٹی کا آم، یہ مٹی کا آم دیکھنے بھرم کا ہے نہ کھانے کا نہ سوچنے کا نہ ذائقہ نہ خوشبو۔

اپ مردہ عجائب خانہ میں گئے ہوں گے اپ نے دیکھا ہو گا کہ وہاں سب درندے اور سب جانور موجود ہیں، شریکی بے اور باعثی بھی، تیند وابھی اور چیت بھی مگر بے حقیقت، بھیس بھری ہوئی تھا میں، جن میں نہ کوئی جان ہو ز طاقت شیر بے مگر نہ اس کی آواز ہے نہ غصہ، ن طاقت ہے نہ ہمت۔

ہر دس برسیا ستر سو سالہ کھنڈ میں جماعت اصلاح و تبلیغ کے برپا ہام
پانچ بڑے دینی اجتماعات منعقد ہوئے، جن میں مسلمانوں میں اپنے مقصد نذریگی
اور فرض مصنفوںی (ایکا نی زندگی اور دعوت الی اللہ) کا احساس پیدا کرنے والی
تقریروں ہوئیں، تیسرے جلسے میں جو لار دس برس کو فرشی اختشام علی صاحب قبیحوم رہیں
کا کوئی کی کوئی واقع خیالی تغیری میں ہوا تھا رقم سطور نے "صبور اور حقیقت" کے عنوان سے تقریر کی، اس تقریر میں مقصد ذرا مرتب اور واضح طریقہ پر ادا
کرنے کی توفیق ہوئی، بعد میں خود مقرر نے اس کو تلمذ کر لیا اور رسالہ
تعمیر اور ماہنماہہ الفرقان نے اس کو شائع کر دیا، اب عمومی اشاعت کے لئے اس کو
رسالہ کی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے، خدا کرے مفید اور کار آمد ثابت ہو۔
تقریر کے مختلف حصوں کے اکثر عنوانات ہفتہ دار "الہبی" (جیدر آباد)
کے قائم کیے ہوئے ہیں، جو اس کے شکریہ کے ساتھ منتقل ہیں۔

بوگان علی

دائمہ شاہ علم اللہ
درائے پریلی

جیقت کے مقابلہ میں صورت کی شکست اب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صورت کو بھی جیقت کرتا ہم مقام نہیں ہو سکتی اسورت سے جیقت کے خواص بھی ظاہر نہیں ہو سکتے صورت بھی جیقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی، صورت کو بھی جیقت کا بوجہ سنبھال نہیں سکتی، جب صورت کسی تحقیقت کے مقابلہ میں آئے گی اس کو شکست کہانا پڑے گی جب صورت پر تحقیقت کا بوجہ والا جائے گا، صورت کی پوری حمارت زین پر آ رہے گی۔

صورت اور تحقیقت کا یہ فرق ہر جگہ نمایاں ہو گا، ہر جگہ صورت کو تحقیقت کے سامنے پیا ہونا پڑے گا۔ یہاں تک کہ عظیم سے عظیم اور بہبیت سے بہبیت صورت اگر تھیر سے تھیر تحقیقت کے مقابلہ میں آئے گی تو اس کو مغلوب ہونا پڑے گا، اس یہے کہ ہر بھروسی سے بھروسی صورت کے مقابلہ میں زیادہ طاقت رکھتی ہے، تحقیقت ایک طاقت ہے، ایک بھروسہ موجود ہے، صورت ایک خیال ہے، دیکھئے ایک بھروسہ اس پر کمزور ہاتھ کے اشارے سے ایک بھروسہ پھرے ہوئے مردہ شیر کو دھکا دے سکتا ہے، اس کو زین پر گرا سکتا ہو اس یہے کہ بچہ خواہ کتنا کمزور ہی ایک تحقیقت رکھتا ہے، شیر اس وقت صرف صورت ہی صورت ہے بچہ کی تحقیقت شیر کی صورت پر اسالیے غالب آ جاتا ہے۔

نفس کا وہ کا تحقیقت رکھی ہے، مال کی بھی ایک تحقیقت ہے، اس کی محنت

طبعی اور ان کی خواہش نظری ہے، اگر تحقیقت نہ ہوتی تو اس کے معنی احکام کیوں ہوتے، اس میں کشش کیوں ہوتی؟ اولاد ایک تحقیقت ہے اس سے طبعی بحث اور نظری تعلق ہوتا ہے، اگر اولاد ایک تحقیقت نہ ہوتی تو شریعت میں اس کی پروردش نہ ہدایت کے اعماق اور فضائل کیوں ہوتے؟ اسی طرح طبعی ضروریات اور خواہشات کی بھی ایک تحقیقت ہے، ان تحقیقوں پر ایک بالاتر تو قی تر تحقیقت ہی غائب آ سکتی ہے، کوئی صورت غالب نہیں آ سکتی، پھر حقائق لکھنے باطل آمیز ہی ان پر فتح حاصل کرنے کے لئے اسلام و ایمان کی تحقیقت دلکاریہ اسلام کی صورت کوئی مقدوس ہی ان پر فتح حاصل نہیں کر سکتی، اس یہے کہ ادھر تھیں ہیں اور صرف صورت، آج ہم یعنی دیکھ رہے ہیں کہ صورت اسلام ادنی ادنی حقائق پر غالب ہیں آرہی ہے، اسی لیے کہ صورت میں در جمل کچھ بھی طاقت نہیں، ہماری صورت اسلام، صورت کلم، صورت نماز ہم سے ادنی اتر غیبات پھرانے سے قابو ہی، ادنی اعادات پر غالب آنے سے عاجز ہے، ہم کو موسم کی ادنی اختنی اور حضرتین خواہش کا مقابلہ کرنے کی طاقت عطا نہیں کرتی، آپ کا یہ کلم جو بھی گردان کٹوادیت کی طاقت رکھتا تھا، جو مال اور اولاد کو انشکری رہا میں تے تکلف قربان کراینے کی قوت رکھتا تھا، جو دنہ پھر ادینے اور سخنہ دار پر خڑھائی کی قوت رکھتا تھا، آج وہ ان سروپوں میں صبح کی نماز کے لیے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا، جو کلمہ زندگی بھر کی منہ لگی شراب کو شریعت کے ایک حکم پر ہمیشہ کلیے چھڑا سکتا تھا، آج اگر ضرورت پڑ جائے تو آپ کی ادنی امر غوب خرمیتوں عادت بھی نہیں چھڑا سکتا، اس یہے کہ وہ نکل کی تحقیقت ہی جس کے کارنامے آپ تاریخ

اسلام میں پڑھتے ہیں، یہ کلمہ کی صورت ہو جس کی بے اثری آپ دن رات وہجتے ہیں۔ ہم تلقیٰ یہ کرتے ہیں کہ صحابہ کرام کی تاریخ کو اپنے اوپر اٹھا چلاتے ہیں اس کو اپنے اوپر منطبق کرنا چاہتے ہیں، جب وہ منطبق نہیں ہوتی، جب وہ بیان ہمارے اور راست نہیں آتا، جس جگہ بھروسہ جھول پڑ جلتے ہیں، تو ہم شکافت کرتے ہیں، تعجب کرتے ہیں، کہ نکلہ وہ بھی پڑھتے تھے ہم بھی پڑھتے ہیں زندہ وہ بھی پڑھتے تھے ہم بھی پڑھتے ہیں، پھر کیوں اسی طرح کے واقعات نہ ہوں ہی نہیں آتے، کیوں اسی طرح کے نتائج و ثمرات برآمد نہیں ہوتے؟ دوستوار بزرگو! اپنے نفس کو دھو کاڑ دو، دہان کلمہ کی حقیقت ہتھی، ایمان کی حقیقت ہتھی، یہاں کلمہ کی صورت ہو، ایمان کی صورت ہو، نماز کی صورت ہو، جس طرح اہلی کے زینگ سے آم کے پھل کی قوت فضول ہو اسی طرح صورت ہے حقیقت کے خواص کی امید بیکار ہے۔ اور فریض نفس۔

حقیقت حسالام [اختیار ان کو چڑھایا گیا]، چاروں طرف سے نزدیکی نہ کوں نے ان کو کوچنا شروع کیا، پھر کیوں نے ان کے جسم کو پھلنگی کر دیا، وہ صبر و استقامت کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے، عین اس حالت میں ان سے کہا جاتا ہو کہ کیا تم اس پر راضی ہو کہ تمہاری جگہ رسول اللہ علیہ وسلم ہوں؟ وہ طریق کر جواب دیتے ہیں کہ میں تو اس پر بھی راضی نہیں کہ مجھے پھوڑ دیا جائے اور حضور کے تلوے میں کوئی کاشش بھی چھٹے، حضرات ایکا یہ صورت اسلام قبھی جس نے انکو تختہ دار پر ثابت قدم رکھا اور ان کی زبان سے یہ الفاظ ہملوائے، نہیں وہ اسلام

کی حقیقت ہتھی جو ان کے ہرز خم پر مردم رکھتی تھی، جو ہر نیزے کی چھپن پر ان کے سامنے جنت کا نقش لاتی تھی، اور اپنیں دھکاتی تھی کہ یہ تمہاری امن تکلیف کا حصہ ہے، بس چند لوگوں کا معاملہ ہو، یہ جنت تمہاری منتظر ہو، یہ خدا کی محبت تمہاری منتظر ہو، اگر تم نے اس فانی جسم کی اس فانی تکلیف موگوار اکر راوی غیر فانی زندگی کی غیر فانی راحت تمہارا حصہ ہو، یہ عشق و محبت کی حقیقت تھی جب ان سے کہا گیا کہ کیا تم کو یہ منظور ہو کہ تمہاری جگہ رسول اللہ علیہ وسلم ہوں تو حضور کی صورت حقیقت بن کر ان کے سامنے آگئی اور ان کو گوارا نہیں ہوا کہ اس جسم اقدس کو ایک کائنٹے کی بھتی تکلیف ہو۔

یہ چند یا ک اور بلند حقائق تھے جو درود و تکلیف کی حقیقت پر غالباً اے صورت اسلام میں اس حقیقتی درود و تکلیف کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہ پہنچی تھی اسے اب ہی، صورت اسلام تو تکلیف کے تصورات اور خجالات کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتی ہم کو اور آپ کو معلوم ہو کہ گذشتہ فادات کے موقع پر خالی خحارات ہی بنا پڑ گوں نے صورت اسلام بدی دی، مسلمانوں نے سروں پر چوٹیاں ہیں اور غیر اسلامی شعار اختیار کیے، اس لیے کہ ان غریبوں کے پاس صرف صورت اسلام ہتھی جو اس میدان میں پھر ہیں رکھتی تھی۔

آپ نے سنا ہو کہ حضرت صہیبؓ نو میا بھرت کر کے چانے لگے تو کفار مکنے ان کو راستہ میں روکا، اور کہا کہ صہیبؓ نم جائے ہو، مگر یہ مال نہیں لے جاسکتے جو تم نے ہمارے شہر میں پیدا کیا ہو، اب حقیقت اسلام کا حقیقت مال سے مقابلہ تھا۔ حقیقت اسلام اپنی مقابلہ حقیقت پر غالباً ہی، صورت

اسلام ہوتی تو وہ حقیقت مال کا مقابلہ کر سکتی تھی۔

آپ نے ٹھاں ہو کر حضرت ابوسلم جب بحث کر کے جانے لگے تو کفار ان کا راستہ لوک کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ تم جاسکتے ہو مگر ہماری لڑکی ام سلہ کو نہیں لے جاسکتے اب حقیقت اسلام کا ایک حقیقت سے مقابلہ کھانا، وہ حقیقت کیا تھی یہوی کی محبت جو ایک حقیقت ہو، یہنں اسلام کی حقیقت مومن کے دل میں ہر حقیقت سے زیادہ طاقتور اور گہری ہوتی ہے، انہوں نے یہوی کو اللہ کیا اور تن تھا چل دیے، کیا صورت اسلام میں اتنی طاقت ہو کہ کوئی یہوی کو بھوڑ دے سکے، ہم نے تو دیکھا ہو کہ لوگوں نے یہوی اور چوکوں کے لیے کفر تک کو اختیار کر دیا۔ اور صورت اسلام کی ذرا یہ وادھنیں کی ہیں۔

آپ نے ٹھاں ہو کر حضرت ابو طلحہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے بااغ میں ایک چھوٹی سی چتریاں اگئی اور اس کو پھر جانے کا راستہ نہ ملا۔ حضرت ابو طلحہ کی تو جہ بٹ گئی، نماز کے بعد انہوں نے پورا بااغ صدقہ کر دیا۔ اس لیے کہ حقیقت نماز اس شرکت کو گوارا نہیں کر سکتی تھی، بااغ کی بھی ایک حقیقت ہو، اس کی سرسزی، اس کی قصل، اس کی نیمت ایک حقیقت ہو، اس حقیقت کا مقابلہ صورت نماز نہیں کر سکتی تھی، اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت حقیقت صلوٰۃ ہی میں ہی، آج ہماری آپ کی نماز ادنیٰ ادنیٰ حقیقوں کا مقابلہ اس لیے نہیں کر سکتی، کوہ حقیقت سے غافلی اور ایک صورت ہو۔

آپ نے ٹھاں ہو گئے کہ یہ لوک کے میدان میں چند ہزار مسلمان تھے اور کئی لاکھ روپی، ایک عیا ای رہ مسلمانوں کے چینٹے کے نیچے لٹڑ رہا تھا، کیا زبان سے

بے اختیار نکلا کہ روپیوں کی تعداد کا کچھ لٹھ کانا ہو؟ حضرت خالد نے کہا خامش!

خدا کی فرم اگر میرے گھوڑے آشکر کے سم درست ہوتے تو میں روپیوں کو پیغام بیھجتا کہ کہ اتنی ہی لعرا دار میدان میں لے آئیں۔

حضرات احضرت خالد کو یہ اطمینان داعم کیوں کیوں تھا، اور وہ روپیوں کی تعداد کوہ حقیقت کیوں سمجھتے تھے؟ اس لیے کہ وہ حقیقت اسلام رکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اس کے مقابل صرف روپیوں کی صورتیں میں جو ہر طرح کی حقیقت سے خالی ہیں، یہ لاکھوں صورتیں اسلام کی حقیقت کے سامنے ہٹرہنیں سکتیں۔

ہم یقیناً کلمہ پڑھتے ہیں، ہم میں سے بہت سے لوگ کلمے سمجھنے سے بھی واقع ہیں، لیکن حقیقت کلمہ کوئی اور چیز ہو، وہ ان الفاظ و معنی سے بہت بلند ہو گا کہ کیا حقیقت صحا عکر ام کو حاصل تھی، وہ جب کہتے تھے لا الہ الا اللہ تو واقعہ سمجھتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی حاکم و بادشاہ نہیں، اللہ کے سوا کوئی محبت اور تھوڑت کے لائق نہیں، اللہ کے سوا کوئی امید و توقع کے قابل نہیں، اللہ کے سوا کسی کی سستی کوئی سستی نہیں، کیا یہ سب حقیقتیں ہم سب کے دل میں اتری ہوئی ہیں، ہمارے دماغ کے اندر سبی ہوئی ہیں ہماری زندگی کے اندر جڑ پکڑے ہوئے ہیں؟ اگر ہم ان حقیقوں سے واقع بھی ہوتے تو لا الہ الا اللہ کہتے ہیں، ہم احساس ہوتا کہ ہم کتنی پڑی بات کہہ رہے ہیں جس کو اس حقیقت کا ذرا سایلی احساس ہو اسلام کا دعویٰ کرتے ہوتے سمجھتا ہو کہ وہ کتنا بڑا دعویٰ کر رہا ہو سے

چوئی گویم مسلمان بزرگ
کہ دام مشکلات لا الہ را

ہم سب جانتے ہیں کہ آخرت برقی ہو، اجتنب دوزخ برقی ہیں، مرنے کے بعد یقیناً زندہ ہونا ہو، لیکن کیا سب کو ایمان کی وہ حقیقت حاصل ہو جاوے کو حاصل تھی؟۔ اس حقیقت کا تجھے یہ تھا کہ صحابی کھوج رکھاتے کھاتے چھٹا کے دیتا ہو اور کہتا ہو کہ ان کے ختم ہونے کا انتظار کرنا امیر یہ بہت خلائق اور فور آپڑھ کر شہادت حاصل کرتا ہے، اس لیے کہ جنت اس کے لیے ایک حقیقت تھی اور وہ حقیقت اس کے سامنے تھی پوچھنی چاہئے جس کو حاصل تھی وہ فتنہ کھا کر تھا کہ مجھے آحمد بخاری کے اس طرف سے جنت کی خوبیوں کی خوشبو آہی ہو، یہ مرد کے امیر ان میں ایک صحابی ابو عبیدہ کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امیر ایں افسرے لیے تیار ہوں کوئی پیغام تو نہیں کہنا ہو، وہ کہتے ہیں، ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہمارا اسلام عرض کرنا اور گھنیا کہ آپ نے ہم سے جو وحدہ فرمائے تھے وہ سب لوار ہو سے ہے ہیں یہ ہی یقین کی حقیقت، اس حقیقت پر کون سی توت غالی تسلکتی ہے، اور ایسی حقیقت رکھنے والی جماعت پر کون سی جماعت غالب اسکتی ہو؟

صورتِ اسلام حفاظت کرنے کیلئے کافی نہیں ایسا انقلاب ہوا وہ یہ کہ اس کی ایک بڑی تعداد اور شاید سے بڑی تعداد میں صورت نے حقیقت کی جگہ لے لی، یہ آج کی بات نہیں، یہ صدیوں لی پرانی حقیقت ہے، صدیوں سے صورت نے حقیقت کی جگہ حاصل کر کی ہے، عرصہ تک دیکھنے والوں کو صورت پر حقیقت کا دھوکا ہوتا رہا، اور وہ حقیقت کے ڈسے اس صورت کے قرب

آنے سے بچتے رہے۔ لیکن جب کسی نے بہت کر کے اس صورت کو چھوڑا تو معلوم ہوا کہ اندر سے بول ہو اور حقیقت غائب ہو چکی ہے۔ آئے دیکھا ہو گا کبھی کبھی کاشتکار رکھیت میں ایک لکڑا گاڑ کر اس پر کوئی کڑا ڈال دیتا ہو جس کو دیکھ کر پرندوں اور جانوروں کو شہر ہوتا ہے کہ کوئی آدمی رکھوں ای کر رہا ہے، لیکن اگر کبھی کوئی سیانا کو اپہر شار جانور بہت کر کے رکھیت میں جا پڑے تو ظاہر ہو کہ وہ بے جان شیبہ کو چھیڑ کر سکتی، پھر تجھے ہوتا ہے کہ جانور اس رکھیت کو پرندوں لئے ہیں اور پرندے اس کا سیانا نہ کر دیتے ہیں۔

مسلمانوں کے ساتھ یہی واقعہ میش آیا، ان کی صورتِ حقیقت بن کر رسول ان کی حفاظت کرتی رہی، قومیں ان کے قریب آنے سے درتی تھیں حقیقتِ اسلام کے واقعات ان کے ذہن میں تازہ تھے، اور کسی کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کی جرأت ہنس پوچنی تھی، لیکن کب تک ہجہ تاتاریوں نے بغدا در جڑھا ہی تھی جس برجلہ کرنے سے وہ رسول احتیاط کرتے رہے تو اس صورت کی حقیقت ھلکی انہیں کا بھرم جاتا رہا، اس وقت سے صورتِ اسلام حفاظت کرنے کے لیے کافی نہیں ہے، اب صرف حقیقتِ اسلام ہی اس امت کی حفاظت کو سکھتی ہے۔

ہماری خطاطا آپ تاریخِ اسلام میں مسلمانوں کی نزاکاتی کی تبلیغِ دلساں صورت کی شکست و نیزگرتی کے واقعات ہیں، یہ حقیقت کی شکست کے واقعات نہیں یہ سب دسواد فریل کیا ہی، لیکن خطاطہ ہماری تھی، ہم نے غرب صورت پر حقیقت کا بوجہ

رکھنا چاہا، وہ اس بوجھ کو سہارنے کی خود بھی گرتی اور عمارت کو زمین پر لے آئی۔

حقیقتِ اسلام مذکور سے میدان میں آئی ہیں | اسلام معرکہ آزمائیا اور عرصہ صاف سے صورت
شکست پر شکست تھا رہی ہے اور حقیقتِ اسلام مفت میں بدنام اور دنیا کی
زگاہوں میں ذلیل ہو رہی ہے، دنیا سمجھ رہی ہے کہ ہم اسلام کو شکست دے
رہے ہیں، اس کو خبر نہیں کہ حقیقتِ اسلام تو مدت سے میدان میں آئی ہی
نہیں، اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی صرف صورت ہے کہ اسلام کی حقیقت،
یورپ کی قوموں کے مقابلہ میں ترکی میدان میں آیا، لیکن اسلام کا یہ
بڑھاں صورت لے کر، بخیف و نزار صورت مقابلہ میں ٹھہرنا کے فلسطین میں
تمام عرب قومیں اور سلطنتیں مل کر یورپیوں کے مقابلہ میں آئیں، لیکن حقیقت
اسلام، شوقِ شہادت، جذبہ جہاد، اور ایما فی کیفیات سے اکثر عاری، عربی
قومیت کے نشر میں سرشار، صرف اسلام کے نام و نسبت سے آرائستہ تجیخ
یہ ہوا کہ اس سے روح صورت نے یورپیوں کی جھکی قوت و تنظیم اور امتحان کی
حقیقت سے مات کھائی۔ اس لیے کہ صورت حقیقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی
یورپی ایک حقیقت رکھتے تھے، اگرچہ صرتا پا ماؤ، عرب صرف ایک صورت
رکھتے تھے اگرچہ مقدس، لیکن صورت صدحت ہے اور حقیقت حقیقت!
رحمت و نصرت تایید و اعانت کے وعلی حقیقت سے متعلق ہیں | اللہ کے یہاں
ایک درجہ طبقی ہے، اس لیے کہ اس میں مذکور اسلام کی حقیقت بھی ہوئی رہیا ہے۔

اہمیتِ اسلام کی حقیقت کا قاب ہے، اسلام کی صورت بھی اللہ کو پیاری
ہے۔ اس لیے کہ اس کے محبوبوں کی پسندیدہ صورت ہے۔ اسلام کی صورت بھی اللہ
کی ایک بڑی نعمت ہے اس لیے کہ اس صورت سے حقیقتِ اسلام کی طرف منتقل
ہونا نبنتا زیادہ آسان ہے، جہاں صورت بھی نہیں وہاں حقیقت پر پوچھنا
بہت مشکل ہے۔ لیکن دوستو! اللہ تعالیٰ کی رحمت و نصرت کے دنیا میں ادا
محضر اور بخات اور ترقی درجات کے وعدے آخرت میں سب حقیقت
سے متعلق ہیں نہ صورت سے، حدیث میں ہے، ان اللہ لا ينظر الى صور کہ
قاموا اللہ و لکن ينظر الى قلوبكم و اعمالكم اشد تعالیٰ تھا رہی صورتیں
اور ماںوں کو نہیں پیکھتا ہے، وہ تھا کہ دنوں اور اعمال کو پیکھتا ہے جو
لوگ صرف صورت کے حامل اور حقیقت سے بیکر خالی تھے ان کو وہ ان
لکڑیوں سے تبیہہ دیتا ہے جو کسی سہارے رکھی ہوئی ہیں۔ وہ فرماتا ہے۔
واذ ارایتھم تعجبات اصحابهم اگر تم ان کو دیکھو تو تم مکان کے جسم
و اذ ارایتھم تعجبات اصحابهم بڑے بھلے علم ہونگے وہ بات
و اون يقولوا لشمع لقولهم کا انہم خشب من دن کا الجبیعون کریں تھے تو تم کان لگا کر سنوئے لیکن
کل صحتہ علیہم۔ واقعیت یہ ہے کہ وہ لکڑیاں ہیں، جو
سہارے سے رکھی ہوئی ہیں، ہر آواز کو وہ اپنے خلاف کی سمجھتے ہیں۔
یہاں کے اقتدار اور امن ایمان کا وعدہ | دنیا میں بھی فتنہ نصرت قیامت
ایمان ہی کے ساتھ مشروط ہیں، صفات فرماتا ہے۔

سُستْ وَلِكِبِنْ شَهْوَتْمْ هِي سِرْلِنْدِرْ بِرْ
وَلَا تَهْنُوا وَلَا تَحْزِنُوا وَلَا تَشْتَمْ
أَكْرَتْمْ رَحْقِتَّا مُومِثِنْ بِرْ
الْأَعْلَوْنَ اَنْ كَلَنْمَ مُومِثِنْ بِرْ
ظَاهِرْ بِرْ كَوْ رَسْ آيَتْ مِنْ خَطَابِ مُسْلِمَوْنْ هِي كَوْ بِرْ، لِكِنْ بَهْرَجِي شَرْلَكَائِي
كَهْ أَكْرَتْمْ مِنْ حَقِيقَتِ اِيمَانْ يَا يَائِي جَاتِي بِرْ تَوْ كَهْرَجِهَارِي سِرْلِنْدِرِي مِنْ شَكْ نَهِيْسِ.
دَوْسِرِي آيَتْ مِنْ بَهْيِ صَفَتِ اِيمَانْ هِي پَرْ اِپْنِي مَدْكَا وَعَدَهْ فَرْ مِيَا.
اَنَّ النَّصْرَ رَسْلَنَا وَالذِّينَ
كَرِيْنَگَهْ اَوْرَانْ لَوْكُونْ هِي جَوْ صَفَتِ
اَمْنَوْا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
اِيمَانْ سَهْ مَقْسُوتْ هِيْسِ - دَنْلَكِي زَنْدَگِي
وَيَوْمَ يَقُومُ الْاَشْهَادُ طَ
مِنْ بَهْيِ اَوْرَآخْرَتْ مِنْ بَهْيِ بَجْبَالِشَّرِ
كَهْ گَوَاهْ كَهْرَطِيْهْ هُونَگَهْ.

اسی حیثیت ایمانی پر خلافت ارٹھی، دین کے اقتدار اور امن اظہران
کا دعده فرمایا ہو:
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ اَمْنَوْا مِنْكُمْ
اَنَّ لَوْكُونْ کَهْ سَاقَهْ جَوِ اِيمَانْ رَكْهَتْ
ہِیں اُو رَجُونْ کَهْ عَلِيْلِ صَلَحِ یِسِ اللَّهِ
وَعَمَلُوا الصَّالِحَاتِ لِيُسْتَغْلِفُنَّهُمْ
كَهْ دَعَدِهْ ہُوْ کَهْ اَنْ کَوْزِمِنْ کَیْ خَلَانِتِیْهِ
سِرْفَرازِ کَرْسِ کَهْ گَاجِیْسِ اَنْ لَوْگُونْ کَوْ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلِيُمَكِنَنْ دَهِمْ
دِیْدِنْهِمِ الَّذِی اَرْضِیَ
لَهُمْ وَلِبَدِ لَنْهُمْ
مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ

امْنَاءٌ هِيْسِ اَمْنَاءٌ هِيْسِ
لِكِنْ باِوجُودِ اَسِ کَهْ کَهْ سَارَے وَعَدَے اِيمَانْ وَعَلِيْلِ صَلَحِ کَیْ بَنِيادِر
تَعْ، پَهْرِی پَرْ شَرْطَ فَرْمَائِی، کَهْ یَهْ ضَرُورِی ہُوْ کَهْ انْ مِنْ اِسلامْ کَیْ حَقِيقَتِ (توْحِيد)
کَاملِ اِيمَانِ چَانِی جَاءَتِی.
(اس شَرْطَ سَے) کَهْ مِیرِی عِبَادَتِ
یَعْبُدُ وَمَنْتِی لَا
کَرِيْنَگَهْ اَمْسِرِے سَاقَهْ کَسِیْلِو شَرِیْکِ
لَیْشِرِکُونْ بِرِیْ
شَیْعَاتِهِ (الْوَزْرِ)
امْتَ کَیْ سَبْسِ بَرِیْ خَدَمَتِ اِمْتَ کَیْ سَبْسِ بَرِیْ خَدَمَتِ، یَهْ کَهْ
پَسْ اَسِ دَقَتِ سَرْسِیْ پَرْ اَکَامِ اَدَر
اَسِ کَعْوَمِ اَوْرَسَادِ اَعْظَمِ کَوْ صَوْرَتِ سَے حَقِيقَتِ کَیْ طَرفِ سَفَرِ کَرْنَے کَیْ دَعَوَتِ
دَیْ جَانِیْ، صَوْرَتِ اِسلامِ مِنْ رَوْحِ اِسلامِ اَوْرَ حَقِيقَتِ اِسلامِ پَدِ اَکَرْنَے
کَیْ کَوْشِشِ کَیْ جَانِیْ، اَسِ دَقَتِ اِمْتَ کَیْ سَبْسِ بَرِیْ اَحْتِيَاجِ ہِيْ ہُوْ، اَسِ سَے
اَسِ کَسِ جَالَاتِ اَوْرَ اَسِکَے تَيْجَوْمِنْ بَنِيَا کَهْ حَالَاتِ بَلِیْنَگَهْ کَیْ دَنِیَا کَهْ حَالَاتِ اَسِ اَ
کَهْ حَالَاتِ کَهْ اَوْرَ اَسِ اِمْتَ کَهْ حَالَاتِ اِمْتَ اَسِ حَقِيقَتِ کَتْ تَابِعِ ہِیْ، یَهْ اِمْتَ حَفْرَتِ بَیْعِ
(عَلِيِّلِ اِسلامِ) کَے الفَاظِ ہِیْ زَمِنْ کَانِمَکِ ہُوْ دِیْگَهْ کَمِزَانِمَکِ کَتَابِعِ ہُوْ اَوْرِنِمَکِ کَمِزَالِسَکِی
لَکِیْتِنِیْ پَرْ مَوْقَنْ ہُوْ، اَگْرَنِمَکِ کَیْ نَمِلَکِتِیْ خَتَمِ ہُوْ جَاءَتِیْ تَوْوِہ نِمَکِ اَسِ کَامِ کَا، اَوْرِ پَیْرِ
لَهَا نَیِّنِ کَوْ خُوشِ ذَلِقَهِ بَنِلَنِیْ وَالِّیْ جَزِرِ کِمَاںِ سَے آئِیْ گَیِّ. آجِ سَارِیِ زَنْدَگِیِ کِرِیْنِ
دَدِ بَے رَوْحِ ہِیْ اَسِ لَیِّیْ کَہْ اَسِ اِمْتَ کَیْ بَرِیِ اَتَدَادِ حَقِيقَتِ سَے عَارِیِ اَوْرِ فَرِیْخِ
بَیْتِنِیِ ہِیْ، پَهْرِزَنْدَگِیِ مِنْ رَوْحِ اَوْرِ حَقِيقَتِ کِمَاںِ سَے آئِیْ گَیِّ؟

دوسری قوموں کی زندگی کی جڑیں خشک ہو چکی ہیں | دنیا کی اور قومیں
برس سے اپنے مذہب کی حقیقت اور روح سے خالی ہو چکی ہیں اور ان میں صرف
چند بے روح رسمیں اور چند بے حقیقت صورتیں ازہر گئی ہیں، لیکن ان قوموں
کی دینی دروحاں نے زندگی ختم ہو چکی ہے، ان کی زندگی کے سوتے خشک ہو چکے
ہیں آج دنیا کی لوئی طاقت، کوئی شخصیت، کوئی اصلاح ان میں نہیں زندگی
اور تحقیقی روح پیدا نہیں کر سکتی، ایک نئی قوم کا بن جانا ان قوموں کی دیوارہ
زندگی ہے آسان ہے، جن لوگوں نے ان قوموں میں ازسرنو دینی زندگی اور
اخلاقی روح پیدا کرنے کی انتہائی جدوجہد کی، وہ زمانہ حال کے وسائل
اور سہولتوں کے باوجود دخت ناکام رہے، اس لیے کہ درحقیقت ان میں
ایمان و یقین اور دینی روح پیدا کرنے کا سرشاریہ عرصہ ہوا خشک ہو چکا ہے
زندگی کا سر اور سر رشتہ کڑ جکا ہے، جس کی دعوت کی جڑ خشک ہو چکی ہے
اور اس کی ریکیں زمین پھوڑ چکی ہوں تو اس کی پتوں کو پانی نہیں سے پکھنہیں ہوتا۔

**مسلمانوں کیلئے حقیقت کی طرف ترقی کرنے کی ضرور ایکن ان امت
میں زندگی کا حصہ** | ای زندگی کا حصہ
جو بودھ ہے، اس امت کی زندگی کا سر اس موجود ہے، اور یہ امت اس سے والستہ ہے وہ
ہو الشہ او اس کے رسول برائیان، آخرت اور حساب کتاب کا یقین لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار اس امت کا اس گئی گذری حالت میں ملی
اللہ اور اس کے رسول سے جو تعاقن ہے وہ دوسری قوموں کے خواہ کو ٹھیک

نہیں، اس اخطا ط کے زمانہ میں بھی جتنی حقیقت اس میں پائی جاتی ہے وہ دوسری
قوموں میں مفقود ہے، اس کی کتاب آسمانی (قرآن مجید) حفظ ہے اور اس کے
باتوں میں ہے، اس کے پیغمبر کی بیعت اور زندگی جو آج بھی ہزاروں لاکھوں
لوگوں کو گرد مادی ہے اور زمانہ کے خلاف اڑا دینے کی طاقت رکھتی ہے، ہمکل طریقہ
پر موجود ہے، اور آنکھوں کے سامنے ہے، صحابہ کرام کی زندگی اور ان کی زندگی کا
انقلاب اور ان کی کوششوں سے دنیا کا انقلاب نظر کے سامنے موجود ہے۔ یہ
سبب زندگی کے سرچشمے ہیں، یہ سب حرارت اور دشمنی کے مرکزوں میں۔ صرف
اس کی ضرورت ہے کہ اس امت میں صورت سے حقیقت کی طرف ترقی کی ضرورت
کا عام احساس پیدا ہو، زندگی کے ان مرکزوں سے تعلق پیدا ہو، اور مادی دشمنی
انہاں سے اس کو ان مرکزوں سے اکتساب فیض کی فرصت ملے اور وہ اپنی
اصلی زندگی کے چند دن گزار کر اپنی زندگی میں انقلاب اور اپنی پوری زندگی
میں ایمان و احتساب اور الشہ کے وعدوں پر یقین اور اس کی رضاکار شوق
میں کام کی روح پیدا کرے۔

ہماری دعوت صرف یہ ہو کہ:-

یا ایها الذین آمنوا اے مسلمانوں! بصورت اسلام بحقیقت
آمنوا۔ ایمان کی طرف ترقی کرو۔
ایمان کی طرف ترقی کرو۔
ہمارے متقل ہفتہ دار اجتماعات جن کی ہم شہر شہر اور قصبه قصبه دعوت
دیتے ہیں، اسی لیے ہیں کہ ہر آبادی میں ایسے مرکز قائم ہوں جہاں مسلمان مج
ہو کر اپنی زندگی کا بھولا ہو اسیقی یاد کریں جہاں سے انہیں حقیقت اسلام کا منیام

جہاں سے ان کو اپنی کھوئی ہوئی زندگی کا سراغ لے، جہاں سیرت نبوی اور اصلی اسلامی زندگی کے واقعات اور دین کی بنیادی و اصولی دعوت کے ذریعہ ان تین دینی احتجاجات و احصامات بیدار ہوں، اور ان میں دینی انقلاب کی خواہ پیدا ہو۔ اگر یہ مرکز اور اس طرح کے اجتماعات نہ ہوئے تو بڑے پیاسے پر اور طاقتور و موثر طریقے پر امت کی اکثریت میں حقیقت اسلام اور "روح اسلام" پیدا ہونے کی کیا قوچع ہے۔

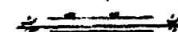
پھر تم مسلمانوں کو اس کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ پھر دن حقیقت اسلام کو حاصل کرنے اور اس کو اپنے میں رکھنے کے لیے اپنے اتفاقات فارغ گریں اور اس ماحول سے بدل کر جس میں حقیقت اسلام بننے اور ایمانی تکفیلات انہم نے نہیں پائیں، ایک ایسے ماحول میں وقت گزاریں جہاں اصلی زندگی کی جملہ موجود ہو۔ جہاں علم و ذکر، دعوت و تبلیغ، خدمت و ایثار، تواضع و حلق، محنت و حفاشی کی زندگی ہو، ہم اس وقت مسلمانوں کو اس مقصد کے لیے جامعنوں کی شکل میں مخلصے کی دعوت دیتے ہیں، اگر مسلمانوں کی بڑی تعداد اس کو جزو زندگی بنائے اور اس کا زوج طریقے تو ہم کو اللہ کی ذات سے امید ہو کہ کروں مسلمانوں تک حقیقت اسلام کا یہ پیغام پہنچ جائے گا اور لاکھوں مسلمانوں کی زندگی میں دینی روح، ایمان و اسلام کی حقیقت اور اس کی صفات و کیفیات پیدا ہو جائیں گی۔

حضرات ابہم اس سے بالکل حقیقت اسلام دوبارہ پیدا ہو سکتی ہو | نایوس نہیں ہیں کہ اس زمانہ میں

حقیقت اسلام پیدا نہیں ہو سکتی، ہم کسی ایسے زمانہ اور انقلاب کے قابل نہیں ہیں میں حقیقت اسلام دوبارہ پیدا نہیں کی جاسکتی، آپ مجھے مرنا کر دیکھئے تائیخ کے سمندر میں آپ کو حقیقت اسلام کے جزیرے بکھرے ہوتے نظر آئیں گے، بارہ حقیقت اسلام اُبھری اور ایمانی کیفیات پیدا ہوئیں، اور ہی ائمہ اور رسول پر تقدیم و اعتماد، وہی شہادت کا ذوق، جنت کا شوق، وہی دینی اور آخرت کی تجزیع، جب کبھی اور جہاں کہیں حقیقت اسلام پیدا ہو گئی اس نے ظاہری قرآن و قیامت کے خلاف حالات پر اور مختلف طائقوں پر نفع پائی ہے، تمام گزرے ہوئے واقعات کو دہرا دیا ہے اور قرن اول کی یاد تازہ کر دیا ہے۔

حقیقت اسلام میں آج بھی طاقت ہو | ایمان میں آج بھی وہی طاقت ہے جو ابتدائے اسلام میں تھی، آج بھی اس سے وہ تمام واقعات ظاہر ہو سکتے ہیں جو اس سے پہلے ظاہر ہوئے ہیں، آج بھی اس کے سامنے دریاپاہ بہو سکتے ہیں، سمندر میں گھوڑے ڈالے جاسکتے ہیں، درندے جنگل چھوڑ کر جاسکتے ہیں، بھڑکتی ہوئی اُگل گلزار بن سکتی ہے، لیکن شرط یہ ہو کہ حقیقت ابراہیمی موجود ہو۔

آج بھی پہلو جو برائیم کا ایام پیدا
اُگ کر سکتی ہے انداز گلستان پیدا



مسلم خواتین کا دینی ترجمان

رضوان

حدمیر: مولانا محمد شاہ نویسنڈی مطابق

رضوان مسلم خواتین کا دینی مشیر اور اخلاقی ترجمان ہے

رضوان میں مستند اور با مقصد مضامین شائع ہوتے ہیں

رضوان اخلاقی مضامین اور فلسفوں کا اچھا گذشتہ ہے

رضوان اخلاق و حیا کا علمبردار ہے

رضوان کے مضامین خود پڑھیے اور درودوں کو پڑھائیے

آسان زبان سلیمانیہ انداز عام فہم باتیں

قیمت فی پرچہ: ایک روپیہ لا سالانہ چندہ: دس روپے

ماہنامہ رضوان گون روڈ لکھنؤ (بیوپی انڈیا)